فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز

محفلِ میلاد

کتاب وسنت کی روشنی میں

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ۔ سعودی عرب کے ایک متبحر عالم دین ہیں۔ دیگر اداروں کے علاوہ آپ ادارہ فتویٰ سازی کے رئیس عام اور نگران اعلیٰ ہیں۔ آپ کے اکثر فتاوے عربی رسالوں اور اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ گزشتہ سال عرب کے ایک اخبار "عکاظ" عدد نمبر ۳۵۶۰ بروز ہفتہ موافق ۲۸/۲/۱۳۹۶ھ میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھنے کے بعد اتوار کے روز عالم اسلام ایک مجلس منعقد کرے گا۔ اس سلسلہ میں ادارہ فتویٰ سازی کی جانب سے ایک بیان نشر کیا جائے گا تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے سلسلہ میں عالم اسلام میں محفلیں منعقد کرانے کے لیے ایک وقت معین کیا جائے۔

یہ خبر پڑھ کر آپ نے اس کے عدم جواز اور بدعت ہونے پر ایک مدلل اور مبسوط فتویٰ صادر کیا۔ آپ کا یہ فتویٰ "اخبار العالم الاسلامی" عدد نمبر ۴۷۰ بروز سوموار موافق ۲۲/۳/۱۳۹۶ھ کو شائع ہوا تھا۔ اب چونکہ محفل میلاد کی بدعت جاری ہے اور ۱۲ ربیع الاول کو حکومت کی سرپرستی میں دھوم دھام سے منائی گئی . . . . اس لیے اس فتویٰ کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے جو ہر مسلمان کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کو ہر امر سے مقدم تصوّر کرتا ہے ہدایت اور رہنمائی کا باعث ہے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔

(سیف الرحمٰن الراجی رحمۃ ربہ والغفران)

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ اما بعد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے دن اجتماع کرنا یا کوئی دیگر ایسا کام کرنا منع ہے۔ اس لیے کہ دین اسلام میں یہ ایک نئی بدعت ایجاد کی گئی ہے۔ یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفائے راشدین میں سے کسی نے نہیں کیا۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے زمانہ میں بھی کسی نے یہ کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ لوگ

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ کو (بعد میں آنے والے) لوگوں سے زیادہ جانتے تھے اور آپؐ سے ان کی محبت بھی انتہائی درجہ کی تھی اور آپؐ کی پیروی کرنے میں سب سے پیش پیش تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"[1] (بخاری ومسلم) یعنی جو شخص ہماری شریعت میں ایسا کام جاری کرتا ہے جو شریعت میں نہیں ہے تو ایسا کام ناقابل قبول ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا۔ "عَلَیْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِیْ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِیَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"[2] (احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) یعنی میرے دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفا کی سنت کا التزام کرو اور سختی سے سنت کے پابند رہو اور (دین میں) نئے نئے امور ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ (دین اسلام میں) نیا کام ایجاد کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی (کا باعث) ہے۔

تو مذکورہ دونوں حدیثوں میں بدعت ایجاد کرنے اور اس پر عمل کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے۔ "وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" (الحشر) (جو (حکم) تم کو رسول اکرمؐ ارشاد فرمائیں اس پر عمل کرو اور جس (کام) سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" (النور) یعنی جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انھیں ڈرنا چاہیے کہ مبادا وہ فتنہ اور آزمائش میں مبتلا ہو جائیں یا دردناک عذاب انھیں گھیر لے۔

مزید برآں فرمایا: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا" (الاحزاب) (تمہارے لیے اللہ کے رسول ایک بہترین نمونہ ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ (سے ملنے) اور آخرت کے دن (کے واقع ہونے) پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔ "وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ" (التوبۃ) مہاجرین اور انصار

---

[1] ترغیب جلد اول ص۸۳ [2] مشکوٰۃ المصابیح جلد اول ص۳۰۔ لیکن مشکوٰۃ میں من بعدی کے الفاظ نہیں ہیں۔

میں سب سے پہلے (ایمان لانے والے) اور وہ لوگ جنھوں نے ان کی اچھی طرح پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن میں (دودھ، شہد اور شربت کی) نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے بڑی کامیابی تو یہی ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے۔ "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" (المائدہ) "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین (اسلام) مکمل کر دیا اور اپنی نعمت (قرآن پاک) کو بھی تم پر پورا کر دیا اور تمھارے لیے دینِ اسلام کا انتخاب کیا۔"

اس موضوع پر (قرآنِ پاک میں) کافی آیات مذکور ہیں۔ اس قسم کی محفلِ میلاد منعقد کرانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے دین کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا بلکہ نامکمل اور تشنۂ تکمیل چھوڑ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کی امت کو تبلیغ کرنا تھی تاکہ وہ اس پر عمل کریں اس سے وہ قاصر رہے۔ حتیٰ کہ یہ لوگ جو سب سے متاخرین ہیں، آئے تو انھوں نے شریعتِ الٰہی میں ایسی ایسی نئی باتیں ایجاد کیں جن کی اللہ تعالیٰ نے انھیں اجازت نہیں دی تھی بلکہ اپنی طرف سے من گھڑت بنائیں۔ ان کا گمان تھا کہ یہ امور (بدعات) قربِ الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ حالانکہ اس میں ایک عظیم خطرہ ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اعتراض وارد ہوتا ہے (کہ انھوں نے دین کو تشنۂ تکمیل چھوڑ دیا) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے دین کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت (قرآن کریم) کو مکمل کر دیا۔

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا اور جنت میں لے جانے والے اور نارِ جہنم سے بچانے والے ہر عمل سے اپنی امت کو مطلع کیا۔ جس طرح کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ" (مسلم)[1] (یعنی) ہر نبی جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہو کر آیا اس کے ذمے یہ بات واجب تھی کہ اپنی امت کو اس بھلائی اور نیکی کی خبر دے جو ان کے حق میں وہ جانتا ہو اور انھیں ہر اس برائی سے ڈرائے جو وہ جانتا ہو۔"

اور یہ بات معلوم ہے کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں

[1] ترغیب جلد اوّل صہ ۸۳

اور سب سے آخر میں آپؐ کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ آپؐ نے سب نبیوں سے زیادہ تبلیغی کام کیا۔ اور خیر خواہی کی ہے۔ اگر محفلِ میلاد منعقد کرانا کوئی دینی امور میں سے ہوتا جو اللہ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوتا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے اس کے متعلق فرور کوئی حکم فرماتے یا اپنی مبارک زندگی میں خود یہ کام سرانجام دیتے۔ یا پھر آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسے کرتے۔ جب مذکورہ بالا قابلِ تکریم ہستیوں میں سے کسی نے یہ کام نہیں کیا (اور نہ ہی کرنے کا حکم دیا) تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اسلامی امر نہیں ہے بلکہ ان بدعات میں سے ہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرایا تھا اور بچنے کی تاکید فرمائی تھی۔ جس طرح مذکورہ بالا دو حدیثوں میں گزر چکا ہے اسی طرح اس مفہوم کی کئی اور حدیثیں مذکور ہیں جیسا کہ خطبۂ جمعۃ المبارک میں آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے: "أَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (مسلم)

(اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد سب سے بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور سب طریقوں سے افضل طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور سب سے برے کام (دین میں) نئے نئے امور ہیں اور ہر بدعت (دین میں نیا کام) گمراہی ہے۔

قرآن کریم کی آیات اور احادیثِ نبوی اس معاملہ میں کثرت سے وارد ہیں۔ علماء کی ایک جماعت محفلِ میلاد منعقد کرانے کو گناہ تصور کرتی ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کرتی ہے۔ انھوں نے مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا ہے (اور ان کا یہ فیصلہ کتاب و سنت کی روشنی میں درست اور صحیح ہے) متاخرین میں سے کچھ لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور اس (محفلِ میلاد منعقد کرانے) کو جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ منکرات سے محفوظ ہو (یعنی اس میں کوئی گناہ کا ارتکاب نہ ہو) جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو سے کام لینا (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں صفاتِ الٰہی کا عقیدہ رکھنا وغیرہ) غیر محرم مردوں اور عورتوں کا یکجا اکٹھے ہونا اور گانے بجانے اور لہو ولعب کے آلات استعمال کرنا وغیرہ جن باتوں کو شریعت نے منکرات میں شمار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بدعتِ حسنہ ہے (جس کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے)

اب ایسی صورت میں جب کہ لوگوں کا آپس میں کسی شرعی معاملہ میں نزاع اور جھگڑا پیدا ہو جائے تو شرعی قاعدہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں اللہ کی کتاب کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو

۱؎ ترغیب جلد اول ص۴۲

فیصل اور حاکم ٹھہرایا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (النساء) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرو اور اپنے (مسلمان) حاکموں کی بھی اطاعت کرو۔ اگر کسی معاملہ میں تمہارا (اپنے حاکموں سے) اختلاف پیدا ہو جائے (تو ایسی صورت میں) اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اپنا نزاع کا معاملہ اللہ اور رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے جاؤ (تاکہ وہ تمہارے نزاع کو ختم کر دیں) یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

نیز ایک مقام پر فرمایا۔ "وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ" (الشوریٰ) یعنی جب تمہارا آپس میں (کسی دینی امر میں) اختلاف پیدا ہو جائے تو اپنے اس نزاع کا اللہ کو حاکم بناؤ۔"

چنانچہ ہم نے اس مسئلہ (محفلِ میلاد منعقد کرانے) کو اللہ کی کتاب کی طرف فیصلہ کے لیے لوٹا دیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں، ان امور میں جو آپ نے ارشاد فرمائے اور جن امور سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے باز آئیں۔ اور ہمیں خبر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یقیناً اس امت کے لیے دین کی تکمیل کر دی۔ اور یہ احتفال (مجلس میلاد) ایسا کام نہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہوں (تو اسی کا نتیجہ یہ ہوا) کہ یہ (محفلِ میلاد) اس دین (اسلام) سے نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مکمل کر دیا ہے اور ہمیں رسولِ اکرم کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ پھر ہم نے اس مسئلہ کو سنتِ رسولؐ کی طرف لوٹایا تو اس میں بھی اس کا وجود نہ پایا۔ یعنی نہ تو آپؐ نے یہ کام خود کیا اور نہ ہی اس کا حکم فرمایا۔ پھر آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے بھی نہیں کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ کام (امور) دین سے نہیں بلکہ نئی ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے اور یہود و نصاریٰ کی عیدوں کی طرح ان سے تشبہ ہے۔ اب جو شخص معمولی سی بصیرت رکھتا ہو اور حق و انصاف کا متلاشی ہو تو اس کے لیے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ محفلِ میلاد دینِ اسلام کا کوئی امر نہیں ہے بلکہ نئی ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ترک کرنے اور ان سے بچنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور ایک صاحبِ خرد شخص کو یہ لائق نہیں کہ وہ اس بات سے دھوکا کھا جائے کہ تمام ممالک میں لوگ اسے کثرت سے کرتے ہیں کیونکہ حق کو کثرت کے پیمانے سے نہیں ناپا جاتا بلکہ شرعی دلائل کی کسوٹی سے حق و باطل میں امتیاز کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کے متعلق فرمایا۔ "وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ"۔ (البقرۃ)

"اور انھوں (یہود اور نصاریٰ) نے کہا کہ ہمارے سوا جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا (حالانکہ) یہ ان کی اپنی تمنائیں ہیں (اس دعویٰ کے متعلق ان کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا) آپ ان (یہود و نصاریٰ) کو کہہ دیجیے کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔"

نیز یہ بھی فرمایا وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ (الانعام) یعنی "اگر آپ نے زمین میں اکثریت والے گروہ کی پیروی کی تو آپ کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔"

پھر یہ محفل میلاد بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ اور کئی برائیوں کو جنم دیتی ہے جیسا کہ مرد اور عورتوں کا یکجا اکٹھے ہونا اور گانے بجانے کے آلات کا استعمال کرنا اور نشہ آور اور مخدرات اشیا کا استعمال کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب دان ہیں۔ مزید برآں اس میں ایسے ایسے کام کیے جاتے ہیں جو سراسر شرک ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو سے کام لیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر اولیائے کرام کی شان میں حد سے تجاوز کیا جاتا ہے اور ان سے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور مدد طلب کی جاتی ہے اور یہ عقیدہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ وہ غیب دان ہیں اور اس جیسے دیگر امور جو کفر ہیں اکثر لوگ کرتے ہیں۔ جب محفل میلاد منعقد ہوتی ہے تو دیگر بزرگوں کے عرس کے موقع پر یہ لوگ کفر و شرک کے کام سے باز نہیں آتے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ ( ) یعنی دین کے معاملہ میں غلو سے مت کام لو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو اور مبالغہ آمیزی نے ہلاک کر دیا۔"

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "لَا تُطْرُونِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ (بخاری) (میری شان میں مبالغہ مت کرو جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی شان میں غلو اور مبالغہ سے کام لیا۔ میں تو ایک بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو)

یہ بڑی عجیب و غریب بات ہے کہ اکثر لوگ ایسے اجتماعات میں حاضری کو لازم قرار دیتے ہیں اور وہاں پر حاضر ہونے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ کام بدعت ہے اور اس بدعت کے متعلق جو علماء اعتراض کرتے ہیں اور ناجائز تصور کرتے ہیں تو اس کی مدافعت کی خاطر انھیں طرح طرح کے من گھڑت جوابات دیے جاتے ہیں۔ اور جن امور کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے یعنی جمعہ اور

جماعت میں شامل نہیں ہوتے۔ اس فرض کی ادائیگی کی خاطر معمولی سی تگ و دو بھی نہیں کرتے اور نہ ہی جمعہ جماعت میں عدمِ شمولیت کو کوئی گناہ تصور کرتے ہیں۔ یہ ان کے ضعفِ ایمان اور قلتِ بصیرت کی نشانی ہے۔ نیز گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے قلب کے کثرت سے زنگ آلود ہونے کی علامت ہے ہم اللہ تعالیٰ سے اس سے بچاؤ کا اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے سوال کرتے ہیں۔

بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محفلِ میلاد میں تشریف لائے ہیں۔ اس لیے تمام لوگ آپؐ کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپؐ کا استقبال کرتے ہیں یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور انتہائی جہالت ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت سے پیشتر اپنے روضۂ اطہر سے باہر تشریف نہیں لائیں گے اور نہ ہی کسی سے ملاقات کریں گے۔ اسی طرح آپؐ میلاد کی مجالس میں تشریف نہیں لائیں گے بلکہ آپؐ اپنی قبرِ مبارک میں آرام فرما ہیں اور آپؐ کا روحِ اطہر اللہ تعالیٰ کے پاس کرامت اور عزت کے مقام پر علیین میں اعلیٰ مقام پر آرام فرما ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنون میں بیان فرمایا ہے: "ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ" یعنی پھر تم اس (دنیاوی زندگی) کے بعد مر جاؤ گے پھر قیامت کے روز (قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے۔"

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ" ( ) قیامت کے روز سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے (اپنی امت کی) شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ) میری شفاعت کو منظور فرمائے گا۔

یہ آیت شریفہ اور حدیث شریف اور دیگر آیات اور احادیث نبوی جو اس مفہوم کی ہیں تمام اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگ جو ملکِ عدم میں جا چکے ہیں سب قیامت کے روز اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ اس مسئلہ میں تمام علماء متفق ہیں کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا۔ تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان کی بدعات سے آگاہ ہو جائے اور جہلاء کے گروہ نے جو بدعات اور خرافات جاری کی ہوئی ہیں ان سے بچے اور پرہیز کرے۔ یہ بدعات اور خرافات ایسی ہیں کہ ان کے متعلق اللہ عزوجل نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ واللّٰہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ہاں البتہ آپؐ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنا تو یہ سب سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ یہ آپؐ کے قرب کا سبب ہے اور نیک اعمال میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب)" اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود و سلام بھیجو۔"

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا" (جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو ایسے شخص پر اس درود کے بدلے اللہ عزوجل دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔")

یہ درود و سلام تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے اور نماز کے آخر میں اس کی تاکید ہے بلکہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ آخری تشہد میں اس کا پڑھنا ضروری ہے (یعنی اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی) اور متعدد مقامات پر سنت مؤکدہ ہے۔ ان میں سے ایک موقع اذان ہونے کے بعد کا ہے۔ اسی طرح جب آپؐ کا نام نامی اور اسم گرامی کا ذکر آئے اور جمعہ اور جمعہ کی رات اس کا پڑھنا سنت ہے جیسا کہ کثرت سے حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنے دین کے سمجھنے کی توفیق بخشے اور اس (دین) پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشے اور تمام مسلمانوں پر احسان فرمائے کہ وہ سنت نبوی کی سختی سے پابندی کریں اور بدعت سے پرہیز کریں۔ اِنَّہٗ جَوَادٌ کَرِیْمٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

رئیس عام ادارہ بحوث علمیہ اور ادارہ فتویٰ سازی اور ادارہ دعوت و ارشاد

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

حضرت العلامہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

کے علم و تحقیق کا گرانقدر مجموعہ

فتاویٰ اہلحدیث

تین جلدوں میں مکمل چھپ چکا ہے

قیمت مکمل مجلد ——— ۴۸/- روپے

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ۔ ڈی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا